کا نام ہے اور گناہ وہ ہے جس سے تیرے ضمیر میں خلجان پیدا ہو اور آپ لوگوں کے سامنے اس کے اظہار کو ناپسند کریں" (مشکٰوۃ)۔ لہٰذا موجودہ شکل کو فوری طور پر ترک کر کے جائز اور معقول طریقے کو اپنایا جائے اور اپنے حق کے لیے پوری قوت سے آواز بلند کر کے اسے قانونی طور پر حاصل کیا جائے۔ واللّٰہ اعلم! (مولانا عبدالمالک)

تلاوتِ قرآن گانے کی طرز پر

س: ایک حدیث میں قربِ قیامت کی تقریباً ۷۰ نشانیاں بیان ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک نشانی یہ ہے کہ قیامت کے قریب قرآنی آیات کو گا کر' یا لَے (tone) میں' یعنی غنائیہ طرز پر پڑھا جائے گا' گویا اس کی مخصوص تلاوت یا قرأت سے ہٹ کر۔ میرے پاس ایک کیسٹ ہے جس میں بچوں کے لیے بہت اچھی تربیتی نظمیں ہیں جو دف کے ساتھ گائی گئی ہیں۔ ایک نظم میں 'بسم اللہ' اور سورۂ فاتحہ کی پہلی آیت کو لَے سے پڑھا گیا ہے۔ اس کے علاوہ ایک اور نظم میں تکبیر کو سبحان اللہ' والحمدللہ' واللہ اکبر' اور پہلے کلمے کو بھی لَے سے پڑھا گیا ہے۔ کیا ان تمام نظموں کا سننا یا یاد کروانا صحیح ہے یا ان سے گریز کرنا چاہیے؟

ج: قرآن پاک کو تجوید اور خوش الحانی کے ساتھ پڑھنا چاہیے کہ یہ سنت ہے۔ گانے کی طرز پر پڑھنا اور گانے کی لَے میں تلاوت کرنا' یعنی غنائیہ طرز پر' یہ قرآن پاک کی شان کے منافی ہے۔ قرآن پاک کا اپنا لہجہ ہے' حجازی' مصری' پانی پتی اور دوسرے مروجہ لہجے' انھی کے مطابق قرآن پاک کو پڑھنا چاہیے۔ اس طرح دوسرے اذکار اور تسبیحات کو بھی وقار اور سنجیدگی کے ساتھ پڑھنا چاہیے۔ قرآن پاک کی تلاوت اس احساس اور تصور کے ساتھ کی جائے کہ یہ اللہ کا کلام ہے جو میری زبان سے ادا ہو رہا ہے۔ یہ ایسا تصور ہے جو حقیقت کے عین مطابق ہے اور اس تصور کے وقت آدمی تمام مصنوعی چیزوں کو بھول جاتا ہے۔ گانا ہو یا کوئی دوسری بناوٹ' وہ ایک مومن کے حاشیۂ خیال میں بھی نہیں آسکتی۔ اس پر خشوع و خضوع طاری ہوتا ہے اور وہ کیفیت طاری ہوتی ہے جو رب تعالیٰ کے